

افادات : حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ العالی

درس ترمذی شریف

ضبط و ترتیب : مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

نظامِ اکل و شرب میں شریعت کی رہنمائی

امام ترمذی کی جامع السنن کی کتاب الاطعمہ کی روشنی میں

باب ماجاء فی اکل الارنب

خرگوش کھانے کا بیان

حدثنا محمود بن غیلان حدثنا ابو داؤد حدثنا شعبه عن ہشام بن زید قال سمعت انساً یقول انفجنا ارنبا بمرالظہران فسعی اصحاب رسول اللہ ﷺ خلفها فادرکتھا فاخذتها فاتیت بها ابا طلحة فذبحھا بمرۃ فبعث معی بفخذھا اوبورکھا الی النبی ﷺ فاکلھ فقلت فاکلھ قال قبلہ۔

ترجمہ : محمود بن غیلان روایت کرتے ہیں ابو داؤد سے اور وہ شعبہ سے اور وہ ہشام بن زید سے اور آپؐ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انسؓ سے سنا ہے وہ فرما رہے تھے کہ ہم نے مرالظہران میں ایک خرگوش کا پیچھا کیا۔ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ اس کے پیچھے دوڑے پس میں نے اس کو پایا اور اس کو پکڑا اور اس کو حضرت ابو طلحہؓ کے پاس لے کر آیا آپؐ نے اس کو تیز پھرتے ہوئے کیا اور میری وساطت سے اس کی ران یا سرین کو آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیا تو آپؐ نے اسے کھایا تو میں نے پوچھا کیا واقعی آپؐ نے اسے کھایا تو آپؐ نے فرمایا اس کو قبول کیا۔

وفی الباب عن جابر و عمار و محمد بن صفوان و یقال محمد بن صیفی هذا حدیث حسن صحیح و العمل علی هذا عند اکثر اہل العلم لایرون بالکل الارنب بأساً وقد کره بعض اہل العلم اکل الارنب وقالوا انها تدمی۔

ترجمہ : اس بات میں حضرت جابرؓ، عمارؓ، محمد بن صفوانؓ جس کو محمد بن صیفیؓ کہا جاتا ہے سے روایات مروی ہیں اور یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس پر اکثر اہل علم کا عمل ہے۔ خرگوش کے کھانے کو برا نہیں سمجھتے

مگر بعض اہل علم نے خرگوش کے کھانے کو مکروہ کہا ہے اور ان کا کہنا ہے کہ اس کو خون آتا ہے۔

ارنب

یہ ایک قسم کا جانور ہے جو بھری کے چھوٹے بچے کے مانند ہوتا ہے اس کی ہیئت یہ ہے کہ اسکے اگلے والے پیر (ہاتھ) چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں اور پچھلے والے پیر (پاؤں) دراز ہوتے ہیں اور اسی کے سبب تیز چلتا ہے اسکی جمع ارنب آتی ہے۔ اور یہ اسم جنس ہے اسکا اطلاق مذکر اور مونث دونوں پر یکساں ہوتا ہے 'صرف اسم اشارہ سے پتہ چلتا ہے جیسا کہ عقاب یہ لفظ بھی مذکر اور مونث دونوں کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے۔ البتہ مونث کے لئے ہذہ العقاب اور مذکر کے لئے ہذہ العقاب بولا جاتا ہے 'تو اسی طرح ارنب میں مذکر اور مونث میں تمیز اسم اشارہ سے ہوگی۔ عربی زبان میں نر خرگوش کی خنزہ بھی مستعمل ہے جس کی جمع خزان آتی ہے جیسے صر وکی جمع صروان ہے۔ اور مادہ خرگوش کو عکرشۃ بھی کہا جاتا ہے۔ (حیوۃ الحیوان)

خصوصیت

مادہ خرگوش کے بارے میں مشہور ہے کہ چونکہ اس میں شہوانی مادہ زیادہ ہوتا ہے اس لئے وہ بسا اوقات نر خرگوش سے خود جفتی کرنے لگتی ہے 'حتی کہ حالت حمل میں بھی جفتی کرتی ہے۔ علامہ دمیریؒ نے لکھا ہے کہ خرگوش آنکھیں کھول کر سوتا ہے 'شکاری شکار کرتے وقت محسوس کرتا ہے کہ وہ جاگ رہا ہے۔ اسی طرح دمیری اور دیگر حضرات نے کئی اور فوائد لکھے ہیں۔

طبی فوائد :

دنیا میں اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز بے معنی اور بغیر فائدہ کے پیدا نہیں فرمائی ہے 'علماء طب نے خرگوش کے بھی طبی لحاظ سے بہت سارے فوائد بیان کئے ہیں۔

(۱) مثلاً اگر کوئی شخص خرگوش کا دماغ ایک خاص مقدار تک گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کرے تو وہ شخص بوڑھا نہیں ہوگا۔

(۲) خرگوش کا النفخۃ (خیر کی مانند گاڑھا دودھ ہوتا ہے جو شیر خوار بچے کے پیٹ میں ہوتا ہے) استعمال سرطان کے مرض میں مفید ہے۔

(۳) علامہ دمیری نے لکھا ہے کہ جب عورت نر خرگوش کا انفخہ استعمال کرے تو لڑکا پیدا ہوگا۔ اور جب مادہ خرگوش کا انفخہ کھائے تو لڑکی پیدا ہوگی۔

(۴) بقرط نے کہا ہے کہ خرگوش کا گوشت گرم خشک ہے۔ اسکے استعمال سے پیٹ صاف ہوتا ہے اور

پیشاب کھل کر آتا ہے۔ © rasailojaraid.com

- (۵) خرگوش کا داغ جب بھون کر سیاہ مرچ کیساتھ استعمال کیا جائے تو اس سے ریشہ ختم ہو جاتا ہے۔
- (۶) خرگوش کا خون چرے کے سفید داغ اور سیاہ داغ اور جھائیوں کے ختم کرنے میں مفید ہے۔
- (۷) بستر پر پیشاب کرنے والے عادی شخص کو جب خرگوش کا گوشت مسلسل کھلایا جائے تو اس مرض سے نجات پائے گا۔

دریائی خرگوش :

ایک قسم کا خرگوش دریا میں بھی پایا جاتا ہے اس کا سر خرگوش کی مانند اور باقی جسم مچھلی کی مانند ہوتا ہے۔ لکن سینا نے کہا ہے کہ یہ ایک چھوٹا سا زہریلا جانور ہے اس کا استعمال انسان کو ہمیشہ کی نیند سلا دیتا ہے۔ اس لئے فقہاء کرام نے اس کے کھانے کو حرام قرار دیا ہے۔

اعتراض : اگر کوئی یہ کہے کہ یہ فتنی قاعدہ ہے کہ جو جانور خشکی میں حلال ہو اس کی ہم مثل سمندر میں بھی حلال ہے۔ تو یہ کیوں حرمت کا قول ہوا ہے ؟

الجواب : تو جواب یہ ہے کہ اس کی مشابہت صرف نام سے ہے شکل سے نہیں۔ اس لئے دونوں کے احکام میں فرق ہے۔

تشریح حدیث :

انفجنا ارنبا ہم نے ایک خرگوش دیکھا اور اس کے پیچھے پڑ گئے اور اس کو شکار کیا اور قافلے کے امیر کے پاس لے کر آئے۔ اس لئے کہ قافلہ کے سربراہ سے مشورہ لینا ضروری ہوتا ہے۔ فایتیت بھا ابا طلحة پس اس کو ابو طلحہ کے پاس لے کر آئے فذبحھا بمروۃ انہوں نے سفید سنگ مرمر سے اس کو ذبح کیا۔ مروۃ حجر ایض یعنی سفید پتھر کو کہا جاتا ہے جب اس کو توڑ دیا جائے تو وہ کھانسی کی طرح تیز ہو جاتا ہے اور چھری و چاقو سے زیادہ تیز کام کرتا ہے۔

انفجنا:

انفاج اور نفج کا معنی کسی چیز کو بڑا اٹھیتے کرنا اپنی جگہ سے بھڑکانا اور بھاگ جانے پر مجبور کرنا۔

ایک اولی نکتہ :

یہ ایک علمی اور اولی نکتہ اور لطیفہ ذہن میں رکھیں کافی آسانی ہوگی۔ حروف اصلی ف۔ع۔ل۔ فصل میں جب بھی ف اور ع کی جگہ ن اور ف ہوں اور فصل کے حرف لام کے مقابلہ میں حروف حتمی کا جو بھی حرف آئے تو اس کے مفہوم میں بھڑکانا اپنے قبضہ سے نکالنا اور کسی چیز کو اپنے سے الگ کر دینا اور کسی چیز کا نکل جانا شامل ہو گا مثلاً حروف حتمی میں حرف ہا ہے فہا ہے اب لام کی جگہ حرف ہاء آجائے تو فہا بھونکنا،

تھوک دینا دم والہ دنیا ہے من شر النفثات فی العقد آدمی تھوک یا سانس پھینکتا ہے۔ ایسا ہی حرف ج نفع جو حدیث کے باب میں ہے حرف حاء نفع سانس نکالنا حرف فاء نفع۔ خرائے بھرتا آواز نکالنا۔ حرف سین نفس سانس لینا اور نکال دینا حرف شین نفس روئی دھنا جس سے روئی کی گالیں دور دور جا کر گرنے لگی ہیں و تكون الجبال كاللعهن المنفوش۔ پہاڑ روئی کے گالوں کی طرح اڑنے لگ جائیں گے حرف راء نفر۔ جس کے معنی گھربار سے روانہ ہو جانا چلے جانا سفر کرنا ہے ولولا نفر من کل فرقة۔ انفر و انفا و انشالا جیسی آیات میں ہے اسی طرح نفیر عام بھی ہوتا ہے۔ حرف ضاد ہو تو نفیض ہوتا ہے جس کا معنی پھینک دینا الگ کر دینا ہے حرف کا لفظ میں یہی مفہوم ہے۔ نفر بھی برا سمجھتے کر دیتا ہے۔

استنفز :

استنفاز لوگوں کو جنگ کے لئے نکالنا۔ نفذ نفاذ کا معنی ہر چیز کا ختم ہو جانا نفذ ذال کے ساتھ حکم صادر ہو کر نافذ ہوتا۔ حرف نفع کا تو مفہوم ہی کسی اور کو فائدہ آرام علم مال وغیرہ دے کر اپنے لئے الگ ہوتا نفع پہونچا۔ نفع میں حرف قاف آیا تو بھی مفہوم اپنی چیزوں کو خرچ کر دیتا ہے جیسے اتفاق فی سبیل اللہ ہے نفقہ کسی کو کھانا پینا رہائش لباس مہیا کر کے اسے اپنے سے الگ کر دینا ہوتا ہے۔ نفل میں لام کے بدلے لام ہے۔ اس کا معنی بھی ضرورت سے نکل جانے والی اشیاء مراد ہوتی ہیں۔ غنائم بھی مالک کے قبضے سے نکل جاتے ہیں اور جہاد میں اسے مجاہدین پر بانٹ کر اپنے قبضہ سے نکال دیا جاتا ہے۔ نفل وہ اموال جو ضرورت سے فالتو ہوں نفل وہ عبادات و اعمال جو لازمی فرائض سے زائد ہوتے ہیں الغرض جو بھی لفظ حروف تہجی میں حرف لام پر جگہ آنے پر مہمل نہ ہو اس میں یہی اخراج اور نکال دینے، چلے جانے کا مفہوم ہو گا حروف تہجی کا آخری حرف اگر یاء ہے تو نفی کا معنی ساقط کر دینا ہے۔ انفاء من العرض کا معنی کسی کو شرب بدر کر دینا ہے جیسا کہ ان ینفوا من الارض۔

تیز دھار پتھر سے ذبح کرنے کا حکم :

مسئلہ یہ ہے کہ جب کوئی پتھر اتنا تیز ہو جائے کہ وہ چھری کی طرح کام کرتا ہو تو اسکے ساتھ جانور کو ذبح کرنا چاہئے اس لئے کہ ذبح میں اصل جانور کی رگوں کو کاٹنا ہوتا ہے جو اس سے پورا ہو جاتا ہے اسی طرح چھری و چاقو کے علاوہ دوسرے تیز دھار والے آلات سے بھی اگر کسی جانور کو شرعی طریقے سے ذبح کیا جائے وہ بھی حلال اور قابل استعمال ہے۔

مردہ کی وجہ تسمیہ :

مسجد حرام مقدس میں مردہ کی پہاڑی کو مردہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہاں تیز دھار پتھر ہوتے تھے تو تیز اور سفید پتھر کو مردہ کہا جاتا ہے اور جو پتھر سفید اور لمبا ہو اسے مردہ کہا جاتا ہے۔

حضرت عمرؓ نے صحابہ کرام کو حکم دیا کہ وہ ایسے علاقے میں چلے جائیں جہاں چھوٹے چھوٹے سفید پتھر ہوں اس قافلے کے امیر حضرت سعد بن ابی وقاص تھے جب یہ حضرات عراق کے اس علاقے میں جہاں سفید چھوٹے چھوٹے پتھر تھے پہنچے تو فرمایا ہولا، البصر یہ تو وہ سفید پتھر ہیں جو ایک ہی وار سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ یہی وہ جگہ ہے جس کا حضرت عمرؓ نے حکم فرمایا تھا اور یہیں خیمہ زن ہوئے اور اسی سے بھر رہا تھا۔

فبعت معی بفخذھا تو آپ نے اس میں رسول اللہ ﷺ کا بھی حصہ کر دیا اور میرے ہاتھوں بھیج دیا اس جملہ میں تاکید کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہے کہ میں اس واقعہ کا شاہد ہوں اور جو کچھ راوی کو شک ہے کہ آپ نے خرگوش کی ران یا اس کے شانہ کو آپ ﷺ کی خدمت میں بھیجا۔

فائلہ: تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو تناول فرمایا قلت میں نے کہا اکلہ؟ کیا یقیناً رسول اللہ ﷺ نے اسکو کھالیا؟ تو استاد نے کہا قبلہ کہ آپ ﷺ نے اسکو قبول کیا۔ مسئلہ تعبیر بالمفہوم:

اس سے معلوم ہوا کہ تعبیر بالمفہوم جائز ہے بشرطیکہ اس بات کا یقین ہو کہ یہ کام اس لئے ہوا ہے تو استاذ نے کہا کہ کھانے کی چیز جب کوئی قبول کرتا ہے تو اسکا استعمال کھانے کیلئے ہوتا ہے اور جب اسکو دور پھینکتا تو اسکا مقصد قبول نہ کرنا ہوتا ہے۔

شلوار کا پنننا:

رسول اللہ ﷺ نے شلوار کو استعمال نہیں کیا ہے مگر اسکو محبت کی نگاہ سے دیکھا ہے اور اسکی بڑی تعریف کی ہے کہ شلوار بہت اچھی چیز ہے اس میں زیادہ پردہ ہے۔ آرام دہ ہے تو اس نے تعبیر کر دی کہ شلوار بھی سنت ہے حتیٰ کہ رسول اللہ ﷺ کے بارے میں یہ ثابت ہے کہ آپ نے شلوار خریدی بھی ہے، تو شلوار خریدنا اور اسکو محبت کی نگاہ سے دیکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے قبول فرمایا ہے اور اسکو پسند کیا۔ حالت احرام میں حمار وحشی کا گوشت:

جب آپ ﷺ کی خدمت میں نیل گائے کا گوشت احرام کی حالت میں لایا گیا تو آپ نے قبول نہیں فرمایا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ حمار وحشی کا شکار حالت احرام میں جائز نہیں۔

لا یرون بالکل الا دنب باسأ تو لا بأس سے مراد ہے کہ یہ چیز الھم کے ساتھ یعنی بہ مشکل جائز ہے۔ عبداللہ بن عمر عکرمہ اور بعض دوسرے بڑے بڑے صحابہ کرامؓ نے فرمایا ہے کہ خرگوش کا کھانا اچھا نہیں ہے اس میں کراہت تحریمی ہے انھما تدمی اسکو حیض آتا ہے۔ اور بعض نے یہ معنی کیا ہے اسکا گوشت پاک نہیں ہوتا جتنا اسکو دھوؤ گے اتنا ہی سرخ ہو گا۔

دوسرا مطلب یہ ہے کہ اس کو حیض آتا ہے جیسے عورت کو حیض آتا ہے حیوانات میں بھی بعض حیوان ایسے ہیں جن کے بارے میں مشہور یہ ہے کہ ان کو حیض آتا ہے مثلاً چگادڑ، ویل، مچھلی، خرگوش اور بعض نے اونٹ کے بارے میں بھی یہ رائے اختیار کی ہے۔

والعمل علیٰ هذا عند اکثر اہل العلم الخ امام نوویؒ نے شرح مسلم میں لکھا ہے کہ خرگوش کا گوشت با اتفاق علماء حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ، اور احمدیہ حلال ہے۔ علامہ عینیؒ نے امام کرخیؒ کا قول نقل کیا ہے تمام حنفیہ کے ہاں اجماعی بات یہ ہے کہ خرگوش کے کھانے میں کوئی حرج نہیں اس لئے کہ انکا شمار درندوں میں نہیں ہے۔
الابجد اللہ بن عمرؓ بن العاص اور ابن ابی لیلیٰ اسکو مکروہ مانتے ہیں۔

ان کی دلیل رسول اللہ ﷺ کی ایک روایت ہے کہ حزمۃ بن جزء فرماتے ہیں قلت یا رسول اللہ ﷺ ماتقول فی الارنب قال لا اكله ولا حرمه قلت فانی اکل مالا تحرمه ولم یا رسول اللہ؟ قال نبئت انها تدمی۔

میں نے رسول اللہ سے عرض کیا کہ آپ خرگوش کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ نہ میں اسکو کھاتا ہوں اور نہ اسکو حرام کرتا ہوں تو میں نے کہا بے شک میں کھاؤں۔ اسکو جس کو آپ حرام نہیں کرتے اور یہ کیوں یا رسول اللہ ﷺ تو آپ نے فرمایا مجھے بتایا گیا ہے کہ اس کو خون آتا ہے۔

جواب:

مگر یہ روایت کئی وجوہ سے معلول ہے حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا ہے کہ اسکی سند ضعیف ہے اور اگر صحیح بھی ہے تو اس میں کراہت پر کوئی دلیل نہیں اسکی دلیل یہ ہے کہ عبد اللہ بن عمر خود فرماتے ہیں کہ وہب الی النبیؐ فلم یاکلھا ولم ینہ عنھا و زعم انھا تحییض کہ آپ کے پاس خرگوش لایا گیا تو آپ نے اسکو کھایا اور نہ اس سے منع کیا بلکہ گمان کیا کہ اسکو حیض آتا ہے۔

امام نسائی نے حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت نقل کی ہے جاء اعرابی الی النبی ﷺ بارنب قدشواھا فوضعھا بین یدیه فامسک وامر اصحابه ان یاکلوا ایک اعرابی نے آپ ﷺ کو بھنا ہوا خرگوش لا کر آپ کے سامنے رکھا آپ ﷺ نے اسکو پکڑا اور اپنے صحابہ کو حکم دیا کہ اسکو کھاؤ۔

علامہ مرغینانی نے ہدایہ میں بھی خرگوش کی حلت پر یہ دلیل پیش کی ہے ان النبی ﷺ اکل من ارنب حین اھدی الیہ مشو یا وأمر اصحابه بالاکل منه۔

کہ آپ نے خود بھی خرگوش کو کھایا جب آپ کو بھنا ہوا خرگوش ہدیہ کر دیا گیا اور اپنے صحابہ کرام کو بھی اس کے کھانے کا حکم دیا۔ امام قسطلانیؒ نے نقل کیا ہے ھدی الی رسول اللہ ﷺ ارنب

وانا نائمة فحبالي منها العجز فلما قمت اطعمني كـه آپؐ کو ایک خرگوش ہدیہ کیا گیا اور میں سوئی ہوئی تھی آپؐ نے میرے لئے اس سے کچھ حصہ چھوڑ دیا جب میں نیند سے بیدار ہوئی تو آپؐ نے مجھے کھلایا۔

ابن ابی شیبہ نے المصنف میں حضرت عمارؓ سے ایک روایت نقل کی ہے کہ کنا مع رسول اللہ ﷺ فاهدى اليه رجل من الاعراب ارنبا فاكلنا. فقال انى رايت بها دما فقال ﷺ لا باس به .

ترجمہ : ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے کہ ایک اعرابی نے خرگوش آپؐ کو ہدیہ کیا تو ہم نے اس کو کھایا تو اعرابی نے کہا بھیک میں نے اسکو دیکھا ہے کہ اسکو خون آتا ہے تو آپؐ نے فرمایا لا باس بہ اسمیں کوئی حرج نہیں۔ علامہ عینیؒ نے لکھا ہے کہ عبد اللہ بن عمرؓ سے کسی نے خرگوش کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا لایأس بہ یعنی اسکے کھانے میں کوئی حرج نہیں تو اس شخص نے عرض کیا اٹھا تیض کہ اسکو حیض آتا ہے تو آپؐ نے فرمایا بے شک جو اسکے حیض کو جانتا ہے وہ اسکے طھر کو بھی جانتا ہے۔

خلاصہ : تو ان روایات کی روشنی میں یہ بات واضح ہے کہ خرگوش کھانا بلا کراہت جائز ہے۔

باب ماجاء فی اکل الضب

گوہ کے کھانے کا بیان

حدثنا قتيبة حدثنا مالك بن انس عن عبد الله بن دينار عن ابن عمر ان النبي ﷺ سئل عن اكل الضب فقال لا اكله ولا احرمه وفي الباب عن عمرو وابو سعيد الخدری ابن عباس وثابت بن وديعة و جابر وعبد الرحمن بن حنبل وهذا حديث صحيح. ترجمہ : حضرت قتیبة روایت کرتے ہیں کہ حضرت مالک بن انسؓ سے اور عبد اللہ بن دینارؓ سے اور وہ حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ سے گوہ کے بارے میں پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ میں نہ اسکو کھاتا ہوں نہ اسکو حرام کرتا ہوں۔ اس باب میں حضرت عمرؓ حضرت ابو سعید الخدریؓ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ حضرت زید بن ودیعةؓ حضرت جابرؓ اور حضرت عبد الرحمن بن حنبلؓ سے روایات مروی ہیں اور یہ حدیث صحیح ہے۔

وقد اختلف اهل العلم فی اكل الضب فرخص فيه بعض اهل العلم عن اصحاب النبي ﷺ وغيرهم وكرهه بعضهم مروى عن ابن عباس انه قال اكل الضب على ماثدة رسول الله ﷺ وانما تركه رسول الله ﷺ تقذرا.

ترجمہ : اہل علم کا گوہ کے کھانے پر اختلاف ہے بعض اہل علم نے اسکو حرام قرار دیا ہے اور بعض نے اسکو حلال قرار دیا ہے۔

نے اسکے کھانے کو جائز اور مرنخص قرار دیا ہے جبکہ بعض دوسرے اہل علم نے اسکو مکروہ قرار دیا ہے اسلئے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ کے دسترخوان پر گوہ کھایا گیا اور بے شک رسول اللہ ﷺ نے اسکو گندی چیز سمجھ کر چھوڑ دیا کیونکہ آپ کو اس سے گھن آنے لگی۔

اس باب میں ضرب (گوہ) کا مسئلہ بیان فرماتے ہیں کہ اس کا کھانا جائز ہے یا نہیں؟

دور جاہلیت میں سب چیزوں کے کھانے کا رواج تھا لوگ سب چیزوں کو کھاتے تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو جن اشیاء کے بارے میں حرمت یا حلت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا تو آپ ﷺ اس چیز کے بارے میں فرماتے تھے لا اکلہ ولا احرمه (الحديث) کہ نہ میں اس کو کھاتا ہوں اور نہ حرام کرتا ہوں۔

سوال: یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب اشیاء میں اصل لباحث ہے تو رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمانا کہ میں اسکو نہیں کھاتا کیوں تھا؟ اور اس کی وجہ کیا تھی؟

جواب: اصل میں بعض لوگ دیہات میں رہتے ہیں اور بعض شہر میں شہریوں کی عادات اور طبیعت الگ ہوتی ہے اور دیہاتیوں کی الگ تو اس زمانہ میں دیہات کے لوگ بعض اشیاء کو کھاتے تھے اور شہری لوگ ان کو استعمال نہیں کرتے تھے اس لئے کہ بعض اشیاء میں طبعی گندگی ہوتی ہے طبیعت سلیمہ اس سے نفرت کرتی ہے اور اسکو کھانا پسند نہیں کرتی تو چونکہ رسول اللہ ﷺ بھی شہری تھے مکہ کے رہنے والے تھے مکہ اس زمانے میں بھی ایک بڑا شہر تھا تو ظاہری گندگی کی وجہ سے بھی آپ اس سے طبعاً پرہیز کرتے تھے اگرچہ شرعاً اسکا حکم نہ آیا ہوتا۔

تو اسی طرح ضرب (گوہ) کے بارے میں پوری طرح وضاحت نازل نہیں ہوئی تھی اس لئے جب رسول اللہ سے اس کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نہ اسکو کھاتا ہوں اور نہ اسکو حرام کرتا ہوں۔

گوہ کا حکم شرعی:

اسلئے بعض حضرات مثلاً امام شافعیؒ وغیرہ کہتے ہیں کہ گوہ حلال ہے اور اسکے کھانے میں کوئی عیب نہیں ہے۔ اسلئے کہ رسول اللہ ﷺ کے دسترخوان پر کھایا گیا ہے مگر امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ گوہ کھانا مکروہ ہے رسول اللہ ﷺ کے دسترخوان پر اہل اسلام کے دور میں کھایا گیا پھر اسکے کھانے سے ممانعت آئی تو منع فرمایا۔ امام ابو حنیفہؒ خود حضرت عائشہؓ کی روایت اپنی سند سے منہ اہل حنیفہ میں نقل کرتے ہیں۔

(۱) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ کسی نے گوہ لا کر دی۔ میں نے بڑی محبت سے آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں پیش کی تو رسول اللہ ﷺ نے مجھے منع فرمایا کہ اسکو مت کھاؤ میں نے اس کو ایک طرف رکھا کہ اتنے میں ایک فقیر آیا تو میں نے اسکو دینا چاہا تو آپ نے فرمایا کہ جو چیز تمہارے لئے جائز نہیں وہ فقیر کو دینا چاہتی ہو یعنی اس کے لئے ہرگز نہ مانع ہے۔

(۲) اسی طرح حضرت علیؑ سے روایت ہے نبی عن اکل الضب والضبع کہ رسول اللہ ﷺ نے ضب (گودھ) اور ضبع کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔

عمدة القاری میں عبد اللہ بن عباسؓ کی ایک روایت ہے کنت فی بیت میمونۃ فدخل رسول اللہ ﷺ ومعه خالد فجاءوا بضبین مشویین فتبزق رسول اللہ ﷺ فقال له خالد اذک تقذرا رسول اللہ ﷺ قال اجل (الحديث)

ترجمہ : کہ میں حضرت میمونہؓ کے گھر میں تھا کہ رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت خالد تھے تو گھر والے دو عدد دروست کئے ہوئے گودھے لے آئے تو رسول اللہ ﷺ نے اسکو دیکھ کر اظہار کراہت کیلئے تھوکا جیسے گھن لگتی ہو تو حضرت خالد نے ان سے کہا کیا رسول اللہ ﷺ نے اسے مکروہ سمجھا تو آپ نے کہا ہاں۔

(۳) ایک اور روایت میں ہے عبد الرحمن بن حنہ فرماتے ہیں نزلنا ارضا كثيرة الضباب فاصا بتنا مجاعة فطبخنا منها وان القدرة لتغلى بها اذا جاء رسول الله ﷺ فقال ما هذا فقلنا ضباب اصبناها فقال ان امة من بنى اسرائيل مسحت دو اب فى الارض وانى اخشى ان تكون هذه (الحديث) عبد الرحمن بن حنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایسی زمین پر اترے جہاں بہت ساری گودھ تھیں۔ ہمیں بھوک لگی تو ہم نے انکو پکایا بھی ہنڈیہ جوش مار رہی تھی کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ اور فرمایا کہ یہ کیا ہے تو ہم نے کہا کہ گودھ ہے بنی نوہم نے پکڑا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بیٹھ بنی اسرائیل میں۔ ایک گروہ کو ان زمینی چوپایوں کی شکل میں مسخ کیا گیا تھا تو میں ڈرتا ہوں کہ کہیں ضب بھی ان میں سے نہ ہو۔

(۴) شوافع اس روایت کا جواب یہ دیتے ہیں کہ جن اقوام کو اللہ تعالیٰ نے اس اشیاء کی اشکال پر مشکل کر کے عذاب میں مبتلا کیا تو وہ دو تین دن کے بعد ختم ہو گئے۔ یہ موجودہ گودھ وغیرہ انکی اولاد نہیں۔

تو ہم یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم کراہت کیلئے اس روایت سے اسلئے استدلال نہیں کرتے کہ یہ موجودہ گودھ ان معذب شدہ لوگوں کی اولاد ہے بلکہ استدلال اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو ذلیل اور گندی چیزوں کی شکل میں متشکل فرمایا کسی شریف حیوان کی شکل و صورت کی طرف انکو متقبل نہیں فرمایا۔ تو اس ذلت کی وجہ سے انکا استعمال کراہت سے خالی نہیں۔ اگر یہ خیس اور وضع نہ ہوتے تو ان کی شکل پر مسخ نہ کئے جاتے۔

(۵) اسی طرح ان کا شمار حشرات میں ہوتا ہے اور انکی تخلیق میں ہی تذلیل ہے انکا مسکن ذلیل و قبیح ہے اس لئے یہ اشیاء بلوں میں رہتی ہیں اور گندگی کی جگہوں میں سکونت اختیار کرتی ہیں حشرات سب خبائث ہیں اور خبائث کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے ويحرم عليهم الخبائث (الاية) اس لئے علماء نے کہا ہے کہ حشرات سارے کے سارے حرام نہیں تو انکی گندہ اور خبیثہ اولاد اسلئے کراہت سے خالی نہیں۔

(۶) احناف یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہاں دلائل کا تعارض بھی ہے بعض روایات حلت کو ثابت کرتی ہیں۔ اور بعض دوسری روایات حرمت کو ثابت کرتی ہیں۔ اور جب حرمت و حلت کا تعارض آجائے تو مبیع اور محرم کے تعارض میں محرم کو ترجیح ہوتی ہے۔ اسلئے کہ جلب منفعت سے دفع مضرت زیادہ اہم ہے اور اس اصول کی بناء پر بھی گوہ کا کھانا حرام ہے۔

(۷) امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جب احکام میں کلی اور جزئی کا تعارض آجائے تو کلی کو توڑنے کی بجائے جزئی میں تاویل کرنی چاہیے اس جزئی کی تاویل اس طرح کی جائے کہ دونوں میں تطبیق پیدا ہو جائے اور کلیہ ساقط نہ ہونے پائے تو یہاں بھی قاعدہ کلی کا تقاضہ یہ ہے کہ گوہ حرام ہو اس لئے کہ ذی مذبہ ہے کہ اچانک دوسرے پر حملہ کرتی ہے اور اس کو کچا کھاتی ہے۔ جبکہ رسول اللہ ﷺ نے نبی عن کل دسب من الدسباع ونہی عن کل ذی مذب من الطیور (الحديث) کہ درندوں میں سے ہر ذی ناب اور پرندوں میں سے ہر ذی مذب کے کھانے سے منع فرمایا ہے۔ اس کا تقاضہ یہ ہے کہ گوہ حرام (ہو) ہے بخلاف اس جزئی روایت — جو اثبات حلت کرتی ہے تو دونوں میں تطبیق کی صورت یہ ہے کہ اس جزئی واقعہ کو ابتداء اسلام پر محمول کیا جائے جب حرمت کا حکم نازل ہوا تو حلت کا حکم ختم ہوا۔

اس حدیث میں کل صراحتہ کلیہ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

تقدیر:

اللہ تعالیٰ رسول اللہ ﷺ کو ابتداء ہی سے ہر اس چیز کے استعمال یا عمل کرنے سے بچایا ہے جن کا کرنا معیوب یا طبعی لحاظ سے گندہ تھا اگرچہ شریعت نہیں آئی تھی اور منصب نبوت نہیں ملا تھا مثلاً حضور اکرم ﷺ کا عقیقہ نہیں ہوا تھا اس لئے کہ اس زمانہ میں عقیقہ بنوں کے نام پر ہوتا تھا پھر نبوت ملنے کے کافی مدت بعد آپؐ نے اپنا عقیقہ خود کیا۔ اسی طرح آپ ﷺ ایک مرتبہ کسی محفل میں تشریف لے گئے تو وہاں بچھ منکرات ہو رہے تھے آپ ﷺ پر غنودگی چھا گئی اور سو گئے اور صبح تک پتہ بھی نہیں چلا۔ تو جو چیز بعد میں حرام ہونے والی تھی اس سے اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ابتداء ہی سے بچاتے تھے اور آپ ﷺ کا میلان اس طرف ہوتا ہی نہ تھا۔ تو گوہ کا کھانا بھی تقدیر الہیہ سے طبعی کراہت کی وجہ سے تھا جس سے اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو بچالیا۔ اسے اصطلاح میں اراہصات سے تعبیر کیا گیا ہے۔